69

أَرْبَعُونَ حَدِيثًا فِى فَضَائِلِ الْاَنْبِيَاءِ الْكِرَامِ

قال رسول الله ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

اربعین انبیاء کرام



تالیف: ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:

نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

69

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

أربعون حديثًا

فِي فَضَائِلِ الأَنْبِيَاءِ الكِرَامِ

اربعین

فضائل انبیاء کرام علیہم السلام

تالیف:

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

نام کتاب: اربعین فضائل انبیاء کرام علیہم السلام

تألیف: ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ۝﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

﴿ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۚ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جوانہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِیْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۙ﴾ [الشورى: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ۞﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچادیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہورہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ... ﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

1. فتح القدير : 488/1۔
2. صحيح بخارى، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ۔۔۔ الآیۃ ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّيْ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرْقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ ،وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ،وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أُدِّيَ إِلَيْهِ"[1]

"یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔"

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ۔۔۔))[2]

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔"

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص: 63۔

[2] سنن ترمذی، كتاب العلم، رقم الحديث: 2668، عن زيد بن ثابت۔

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔" [1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوُنَ أَحَادِيْثِيْ وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .)) [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰی أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبداللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں:المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبداللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقّر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِىْ صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "أَلْاَرْبَعُوْنَ فِی فَضَائِلِ الْاَنْبِیَاءِ الْکِرَامِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِيْنُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ:

انبیاء کرام علیہم السلام کے فضائل

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ (الفاتحة: 5، 6)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ہم کو سیدھے رستے پر چلا۔ ان لوگوں کے راستے پر جن پر تو نے انعام کیا۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝﴾ (النساء: 69)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو اللہ اور رسول کی فرماں برداری کرے تو یہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا، نبیوں اور صدیقوں اور شہداء اور صالحین میں سے اور یہ لوگ اچھے ساتھی ہیں۔''

حدیث 1

((عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تُخَيِّرُوْا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ.)) [1]

---

[1] صحيح البخاری، رقم: 6916، صحيح مسلم، رقم: 2374/163.

''حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیاء کو ایک دوسرے پر برتری نہ دو۔''

حدیث 2

((وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَیُّ الْاَنْبِیَآءِ کَانَ اَوَّلَ؟ قَالَ: اٰدَمُ قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! وَنَبِیٌّ کَانَ؟ قَالَ: نَعَمْ، نَبِیٌّ مُکَلَّمٌ. قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! کَمِ الْمُرْسَلُوْنَ؟ قَالَ: ثَلٰثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا. وَفِیْ رِوَایَةٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ: قَالَ اَبُوْذَرٍّ رضی اللہ عنہ قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! کَمْ وَفَاءُ عِدَّةِ الْاَنْبِیَاءِ؟ قَالَ: مِائَةُ اَلْفٍ وَاَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ اَلْفًا، الرُّسُلُ مِنْ ذٰلِكَ ثَلٰثُمِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ جَمًّا غَفِیْرًا.)) [1]

''اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! سب سے پہلے نبی کون تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدم علیہ السلام۔ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! کیا وہ نبی تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں، ایسے نبی تھے جن پر صحیفہ نازل کیا گیا تھا۔ میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! رسول کتنے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین سو اور دس سے کچھ اوپر کا جم غفیر تھا۔ اور ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کیا، اللہ کے رسول! انبیاء علیہم السلام کی کل تعداد کتنی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک لاکھ چوبیس ہزار، ان میں سے رسولوں کی تعداد تین سو پندرہ ایک جم غفیر ہے۔''

---

[1] مسند أحمد: 178/5، رقم: 21879، مشکوٰة المصابیح، کتاب احوال القیامة وبدء الخلق، رقم: 5737، مستدرك حاکم: 282/2۔ حاکم نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

حدیث 3

((وَعَنْ أَبِی حَازِمٍ قَالَ: قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْثُرُونَ، قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ، أَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ.)) [1]

''اور حضرت ابو حازم (سلمان اشجعی) رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں: میں پانچ سال حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھا ہوں، میں نے انھیں نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل کی حکومت حضرات انبیاء علیہم السلام چلاتے اور ان کے امور کا انتظام کرتے تھے۔ جب ایک نبی کی وفات ہو جاتی تو اس کا جانشین دوسرا نبی ہو جاتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی تو نہیں ہوگا، البتہ خلفاء ہوں گے اور وہ بھی بکثرت ہوں گے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی خلیفہ ہو جائے (اور تم نے اس سے بیعت کر لی ہو) تو اس سے کی ہوئی بیعت پوری کرو۔ پھر اس کے بعد جو پہلے ہو اس کی بیعت پوری کرو۔ انھیں ان کا حق دو۔ اگر وہ ظلم کریں گے تو اللہ ان سے پوچھے گا کہ انھوں نے اپنی رعایا کا حق کیسے ادا کیا؟''

[1] صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم: 3455.

حدیث 4

((وَعَنْ أَبِی مَسْعُودٍ عُقْبَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ .)) [1]

''اور حضرت ابومسعود عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں نے (سابقہ) کلام نبوت میں سے جو کچھ پایا ہے، اس میں یہ جملہ بھی ہے: جب تم میں شرم وحیا نہ ہو تو جو چاہو کرو۔''

حدیث 5

((وَعَنْ اَبِی ذَرٍّ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمْ يَبْعَثِ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا بِلُغَةِ قَوْمِهِ .)) [2]

''اور حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو اس کی قوم کی زبان کے ساتھ مبعوث فرمایا۔''

حدیث 6

((وَعَنْ اَوْسِ بْنِ اَبِیْ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ .)) [3]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم :3483.

[2] مسند احمد بن حنبل :1518/5، رقم :21410۔ شیخ شعیب نے کہا اس کا متن ''صحیح'' ہے۔

[3] مسند احمد بن حنبل : 8/4، رقم :16162، سنن ابوداؤد، رقم : 1047، 1531، سنن ابن ماجه، رقم : 1085، 1636، سنن النسائی، رقم : 91/3۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

''اور حضرت اوس بن ابی اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر اس چیز کو حرام قرار دیا ہے کہ وہ انبیا کے جسم کھائے، ان پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلامتی ہو۔''

حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق اور فضائل

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىِٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ ٭ۗ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ۝۳۴ ﴾ (البقرة : 34)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو تو انھوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس، اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافروں سے ہو گیا۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ۝۵۹ ﴾ (آل عمران : 59)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی مثال کی طرح ہے کہ اسے تھوڑی سی مٹی سے بنایا، پھر اسے فرمایا ہو جا، سو وہ ہو جاتا ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ٚ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝۲۳ ﴾ (الاعراف : 23)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''دونوں نے کہا اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم ضرور خسارہ پانے والوں سے ہو جائیں گے۔''

حدیث 7

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ

وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ . فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ ، تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ، فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ، فَزَادُوهُ: وَرَحْمَةُ اللّٰهِ . فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ ، فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْآنَ .))[1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا کہ جاؤ اور ان فرشتوں کو سلام کرو، نیز غور سے سنو وہ تمھیں کیا جواب دیتے ہیں؟ وہی تمھارا اور تمھاری اولاد کا سلام ہوگا، چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: ''السلام علیکم'' تم پر اللہ کی سلامتی ہو۔ فرشتوں نے جواب دیا: ''السلام علیک ورحمۃ اللہ'' تجھ پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔ انھوں نے ورحمۃ اللہ کا اضافہ کیا۔ بہرحال جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے وہ سب حضرت آدم علیہ السلام کی شکل وصورت پر ہوں گے گو یہ لوگ ابتدائے پیدائش سے اب تک جسامت میں کم ہورہے ہیں۔''

حدیث 8

((وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً ، لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ ، وَلَا يَتْفِلُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ ، أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ

[1] صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم: 3326.

وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ، وَمَجَامِرُهُمُ الْأَلُوَّةُ ـ الْأَنْجُوجُ عُودُ الطِّيبِ ـ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ، عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى صُورَةِ أَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ .)) ❶

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے جو جماعت جنت میں داخل ہو گی ان کے چہرے بدر منیر کی طرح چمکتے ہوں گے۔ اور جو ان کے بعد داخل ہوں گے ان کے چہرے آسمان میں روشن ستارے کی طرح تابناک ہوں گے۔ وہ نہ تو بول و براز کریں گے، نہ وہ تھوکیں گے اور نہ ناک سے ریزش ہی نکالیں گے۔ ان کی کھنگیاں سونے کی ہوں گی اور پسینہ کستوری کی طرح مہکے گا۔ ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگتا رہے گا ...... یہ نہایت پاکیزہ، خوشبودار عود ہوگا ...... ان کی بیویاں موٹی موٹی سیاہ آنکھوں والی ہوں گی۔ سب کی شکل وصورت ایک جیسی ہوگی، یعنی اپنے والد حضرت آدم علیہ السلام کے قد و قامت کے مطابق ساٹھ ساٹھ اونچے ہوں گے۔''

حدیث 9

((وَعَنْ اَنَسٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ اٰدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهٗ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَتْرُكَهٗ، فَجَعَلَ اِبْلِيْسُ يُطِيفُ بِهٖ يَنْظُرُ مَا هُوَ، فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ .)) ❷

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

❶ صحيح بخاری، كتاب احاديث الانبياء، رقم :3327 .

❷ صحيح مسلم، رقم : 2611/111، مشكوٰة المصابيح، كتاب احوال القيامة وبدء الخلق، رقم :5702 .

''جب اللہ نے آدم علیہ السلام کا خاکہ بنایا تو اللہ نے جس قدر چاہا کہ وہ انہیں جنت میں چھوڑ دے تو اس نے اسے اس قدر جنت میں چھوڑ دیا، ابلیس ان کے گرد چکر لگانے لگا تاکہ وہ دیکھے کہ وہ کیا چیز ہے؟ جب اس نے انہیں (اندر سے) خالی دیکھا تو اس نے پہچان لیا کہ یہ ایسی مخلوق تخلیق کی گئی ہے، جو (اپنے نفس کی خواہشات پر) قابو نہیں رکھ سکے گی۔''

حدیث 10

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ أُهْبِطَ، وَفِيْهِ تِيْبَ عَلَيْهِ وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوا جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اسی دن انہیں زمین پر اتارا گیا اور اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی اور اسی دن ان کی روح قبض کی گئی اور اسی دن قیامت بپا ہوگی......۔''

سیدنا نوح علیہ السلام کے فضائل

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًا ؕ فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَ هُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَنْجَیْنٰهُ وَ اَصْحٰبَ السَّفِیْنَةِ وَ جَعَلْنٰهَاۤ اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۵﴾ ﴾ (العنکبوت: 14، 15)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور بلاشبہ یقیناً ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف

[1] سنن النسائی، کتاب الجمعة، رقم: 1430، مستدرك الحاکم: 593/2۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

بھیجا تو وہ ان میں بچاس کم ہزار برس رہا، پھر انھیں طوفان نے پکڑ لیا، اس حال میں کہ وہ ظالم تھے۔ پھر ہم نے اسے بچالیا اور کشتی والوں کو بھی اور اسے جہانوں کے لیے ایک نشانی بنا دیا۔''

حدیث 11

((وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ؟ إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ بِمِثَالِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَالَّتِي يَقُولُ: إِنَّهَا الْجَنَّةُ، هِيَ النَّارُ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمھیں دجال کے متعلق ایسی خبر نہ دوں جو کسی نبی نے آج تک اپنی قوم کو نہیں بتائی؟ بے شک وہ کانا ہے اور اپنے ساتھ جنت اور دوزخ کی شبیہ بھی لائے گا۔ درحقیقت جسے وہ جنت کہے گا وہ آگ ہوگی اور جس کو جہنم کہے گا وہ دراصل جنت ہوگی، نیز میں تمھیں اس سے خبردار کرتا ہوں جس طرح حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا تھا۔''

حدیث 12

((وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ مَرْفُوْعًا: اِنَّ اَهْلَ الْمَوْقِفِ يَاْتُوْنَ نُوْحًا فَيَقُوْلُوْنَ: يَانُوْحُ! اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَسَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا، فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّكَ، اَلَا تَرٰى مَا نَحْنُ فِيْهِ، اِلَا تَرٰى مَا قَدْ بَلَغَنَا؟ فَيَقُوْلُ نُوْحٌ: اِنَّ رَبِّيْ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضْبًا لَمْ

[1] صحيح بخاری، کتاب احاديث الانبياء، رقم: 3338.

يَـغْـضَـبْ قَبْـلَهُ مِثْلَهُ ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ ، وَإِنَّهُ كَانَتْ لِيْ دَعْـوَةٌ عَـلٰـى قَـوْمِـيْ ، نَـفْسِـيْ نَـفْسِـيْ نَـفْسِـيْ ، اِذْهَبُوْا إِلٰى غَيْرِيْ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میدان حشر والے لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آ کر کہیں گے: اے نوح! آپ اہل زمین کی طرف پہلے رسول تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت شکر گزار بندہ کہا ہے، پس اپنے ربّ کے ہاں ہمارے لیے سفارش تو کر دو، کیا آپ دیکھ نہیں رہے کہ ہم کس حالت میں ہیں، کیا آپ کو نظر نہیں آ رہا ہے کہ ہم کس تکلیف میں مبتلا ہیں؟ نوح علیہ السلام کہیں گے: بیشک میرا ربّ آج اتنے غصے میں ہے کہ نہ اس سے پہلے اتنے غصے میں آیا تھا اور نہ بعد میں اتنا غصے میں آئے گا، مجھے ایک دعا کا حق تھا، لیکن وہ میں نے اپنی قوم پر پورا کر لیا، ہائے میری جان، میری جان، میری جان، جاؤ تم چلے جاؤ کسی اور کے پاس۔''

حدیث 13

((وَعَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ ، قَـالَ: أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَعْرَابِيٌّ عَـلَيْـهِ جُبَّةٌ مِـنْ طَيَـالِسَةٍ مَـكْفُوْفَةٌ بِدِيْبَاجٍ أَوْ مَزْرُوْرَةٌ بِدِيْبَاجٍ ، فَقَالَ: إِنَّ صَاحِبَكُمْ هٰذَا يُرِيْدُ أَنْ يَرْفَعَ كُلَّ رَاعٍ ابْنِ رَاعٍ ، وَ يَضَعَ كُـلَّ فَارِسٍ ابْنِ فَارِسٍ! فَقَامَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مُـغْضَبًا فَأَخَذَ بِمَجَامِعِ جُبَّتِـهِ فَـاجْتَـذَبَـهُ وَ قَـالَ: لَا أَرٰى عَلَيْكَ ثِيَابَ مَنْ لَا يَعْقِلُ۔ ثُمَّ رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَـجَلَسَ فَقَالَ: إِنَّ نُوْحًا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا

[1] صحيح مسلم، رقم: 194، مسند احمد بن حنبل، رقم: 9621.

حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ دَعَا اِبْنَيْهِ فَقَالَ: اِنِّىْ قَاصِرٌ عَلَيْكُمَا الْوَصِيَّةَ، آمُرُكُمَا بِاثْنَيْنِ وَاَنْهَاكُمَا عَنِ اثْنَتَيْنِ، اَنْهَاكُمَا عَنِ الشِّرْكِ وَالْكِبْرِ، وَآمُرُكُمَا بِلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، فَاِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ مَا فِيْهِمَا لَوْ وُضِعَتْ فِىْ كِفَّةِ الْخَيْرَاتِ، وَ وُضِعَتْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِى الْكِفَّةِ الْاُخْرٰى كَانَتْ اَرْجَحَ، وَلَوْ اَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا حَلْقَةً فَوُضِعَتْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَلَيْهِمَا لَفَصَمَتْهُمَا اَوْ لَقَصَمَتْهُمَا، وَ آمُرُكُمَا بِسُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ فَاِنَّهَا صَلَاةُ كُلِّ شَىْءٍ، وَبِهَا يُرْزَقُ كُلُّ شَىْءٍ.)) [1]

’’اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک بدّو، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس نے سبز شال کا جبہ پہنا ہوا تھا، اس کو ریشم کے ساتھ بند کیا گیا تھا، اس نے کہا: تمہارا یہ ساتھی چاہتا ہے کہ چرواہوں کو بلند کر دیا جائے اور گھڑسواروں کو پست کر دیا جائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غصے کی حالت میں کھڑے ہوئے، اس کو سینے والے مقام سے پکڑ کر جھنجھوڑا اور فرمایا: مجھ تجھ پر بیوقوفوں کا لباس نہ دیکھنے پاؤں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آ کر بیٹھ گئے اور فرمایا: بے شک جب نوح علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب ہوا تو انھوں نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور کہا: میں تم کو وصیت کرنے لگا ہوں، میں تم کو دو چیزوں کا حکم دیتا ہوں اور دو سے ہی منع کرتا ہوں، میں تم کو شرک اور تکبر سے منع کرتا ہوں اور ’’لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ‘‘ کا حکم دیتا ہوں، اگر آسمانوں، زمینوں اور ان کے درمیان والی چیزوں کو نیکیوں والے پلڑے میں اور ’’لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ‘‘ کو دوسرے پلڑے میں رکھ دیا

[1] مسند احمد، رقم: 7101، مسند البزار، رقم: 3069، الادب المفرد، رقم: 548۔ شیخ شعیب نے اسے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔

جائے تو دوسرا پلڑا بھاری ہو جائے گا، اور اگر آسمان اور زمین ایک کڑا ہوتے اور پھر ان پر "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ" کو رکھ دیا جاتا تو یہ کلمہ ان کو توڑ دیتا اور میں تم کو "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهِ" کہنے کا حکم دیتا ہوں، کیونکہ یہ ہر چیز کی نماز ہے اور اسی کی وجہ سے ہر چیز کو رزق دیا جاتا ہے۔"

سیدنا سلیمان علیہ السلام کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ اِذْ يَحْكُمٰنِ فِي الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَ كُنَّا لِحُكْمِهِمْ شٰهِدِيْنَ ۝ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَ كُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّ عِلْمًا ۫ وَّ سَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ وَ الطَّيْرَ ؕ وَ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝ ﴾

(الانبیاء: 78، 79)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور (یاد کریں) داود اور سلیمان کو جب وہ دونوں اس کھیتی کی بابت فیصلہ کر رہے تھے جس رات کو (ایک) قوم کی بکریاں چر گئی تھیں، اور ہم ان کے فیصلے کے شاہد تھے۔ چنانچہ ہم نے وہ (فیصلہ) سلیمان کو سمجھا دیا، اور ہر ایک کو ہم نے حکم (نبوت) اور علم دیا، اور ہم نے داود کے ساتھ پہاڑ اور پرندے مسخر کیے تھے، وہ تسبیح کرتے تھے، اور (یہ) ہم ہی کرنے والے تھے۔"

حدیث 14

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا، إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ. وَقَالَتِ الْأُخْرَى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ. فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ، فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى، فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيهِمَا السَّلَامُ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ:

اِئْتُونِی بِالسِّکِّینِ أَشُقُّهُ بَیْنَهُمَا . فَقَالَتِ الصُّغْرَی: لَا تَفْعَلْ یَرْحَمُكَ اللّٰهُ ، هُوَ ابْنُهَا فَقَضَی بِهِ لِلصُّغْرَی .)) 1

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو عورتیں تھیں اور دونوں کے ساتھ دونوں کے بچے تھے۔ اتنے میں ایک بھیڑیا آیا اور ایک عورت کے بچے کو اٹھا لے گیا۔ ان دونوں میں سے ایک عورت نے کہا بھیڑیا تمہارے بیٹے کو لے گیا ہے اور دوسری نے کہا کہ تمہارے بیٹے کو لے گیا ہے۔ دونوں داؤد علیہ السلام کے یہاں اپنا مقدمہ لے گئیں۔ آپ نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ اس کے بعد وہ دونوں سیدنا سلیمان بن داؤد کے یہاں آئیں اور انہیں اس جھگڑے کی خبر دی۔ انہوں نے فرمایا کہ اچھا چھری لاؤ۔ اس بچے کے دو ٹکڑے کر کے دونوں کے درمیان بانٹ دوں۔ چھوٹی عورت نے یہ سن کر کہا، اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ ایسا نہ کیجئے، میں نے مان لیا کہ یہ اسی بڑی کا لڑکا ہے۔ اس پر سلیمان علیہ السلام نے اس چھوٹی کے حق میں فیصلہ کیا۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِیَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَهٗۤ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِیْمٌ ۝۱۱۴ ﴾ (التوبة : 114)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لیے بخشش کی دعا کرنا بس ایک وعدے کے باعث تھا جو وعدہ انھوں نے اس سے کیا تھا، پھر جب ابراہیم پر واضح ہو گیا کہ یقیناً وہ اللہ کا دشمن ہے تو وہ اس سے بیزار ہو گئے۔

1 صحیح البخاري، کتاب أحادیث الانبیاء، رقم : 3427، صحیح مسلم، کتاب الأقضیة، رقم :1720.

بے شک ابراہیم بڑے نرم دل بہت تحمل والے تھے۔''

حدیث 15

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَعَلَى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ، فَيَقُولُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِي؟ فَيَقُولُ أَبُوهُ: فَالْيَوْمَ لَا أَعْصِيكَ. فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ: يَا رَبِّ! إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِيَنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ، فَأَيُّ خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِي الْأَبْعَدِ؟ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى إِنِّي حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى الْكَافِرِينَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا إِبْرَاهِيمُ مَا تَحْتَ رِجْلَيْكَ؟ فَيَنْظُرُ فَإِذَا هُوَ بِذِيخٍ مُلْتَطِخٍ، فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے والد آزر سے قیامت کے دن جب ملیں گے تو ان کے (والد کے) چہرے پر سیاہی اور غبار ہوگا۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کہیں گے کہ کیا میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ میری مخالفت نہ کیجئے۔ وہ کہیں گے کہ آج میں آپ کی مخالفت نہیں کرتا۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے کہ اے رب! تو نے وعدہ فرمایا تھا کہ مجھے قیامت کے دن رسوا نہیں کرے گا۔ آج اس رسوائی سے بڑھ کر اور کون سی رسوائی ہوگی کہ میرے والد تیری رحمت سے سب سے زیادہ دور ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے جنت کافروں پر حرام قرار دی ہے۔ پھر کہا جائے گا کہ اے ابراہیم! تمہارے قدموں کے نیچے کیا چیز ہے؟ وہ دیکھیں گے تو ایک

[1] صحيح بخاري، كتاب أحاديث الانبياء، رقم: 3350.

ذبح کیا ہوا جانور خون میں لتھڑا ہوا وہاں پڑا ہوگا اور پھر اس کے پاؤں پکڑ کر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔''

حدیث 16

((وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِیِّ ﷺ: یَاخَیْرَ الْبَرِیَّةِ! فَقَالَ: ذَاكَ اِبْرَاهِیْمُ اَبِیْ .))[1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے کہا: اے مخلوق میں سے بہترین؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ تو میرے باپ ابراہیم تھے۔''

سیدنا لوط علیہ السلام کا ذکر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ جَآءَهٗ قَوْمُهٗ یُهْرَعُوْنَ اِلَیْهِ ؕ وَ مِنْ قَبْلُ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ قَالَ یٰقَوْمِ هٰۤؤُلَآءِ بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ ؕ اَلَیْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ ۝ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ ۝ قَالَ لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْۤ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ ۝ ﴾ (هود: 78۔ 80)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اس کی قوم کے لوگ دوڑتے ہوئے اس کے پاس آئے، جبکہ وہ پہلے ہی سے برے عمل کرتے تھے۔ اس نے کہا: اے میری قوم! یہ میری (قوم کی) بیٹیاں ہیں (ان سے نکاح کرلو)، یہ تمھارے لیے پاکیزہ تر ہیں لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور میرے مہمانوں میں مجھے رسوا نہ کرو۔ کیا تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں؟ انھوں نے کہا: یقیناً تو جانتا ہے کہ ہمارے لیے تیری (قوم

[1] مسند احمد: 184/3، رقم: 12908، صحیح مسلم، رقم: 2369.

کی) بیٹیوں میں کوئی حق (دلچسپی) نہیں اور بلاشبہ تو یقیناً جانتا ہے جو ہم چاہتے ہیں۔ اس (لوط) نے کہا: کاش! میرے لیے تمھارے مقابلے میں کوئی قوت ہوتی یا میں کسی مضبوط سہارے کی پناہ لیتا۔"

حدیث 17

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ الْكَرِیْمَ بْنَ الْكَرِیْمِ بْنِ الْكَرِیْمِ بْنِ الْكَرِیْمِ یُوْسُفُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ، وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَوْ لَبِثْتُ فِی السِّجْنِ مَالَبِثَ یُوْسُفُ، ثُمَّ جَاءَنِی الدَّاعِی لَاَجَبْتُهُ اِذْ جَاءَ الرَّسُوْلُ فَقَالَ: ﴿ارْجِعْ اِلٰی رَبِّكَ فَاسْاَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِیْ قَطَّعْنَ اَیْدِیَهُنَّ اِنَّ رَبِّیْ بِكَیْدِهِنَّ عَلِیْمٌ﴾ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰی لُوْطٍ اِنْ كَانَ لَیَاْوِیْ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ، اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖ: ﴿لَوْ اَنَّ لِیْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ اٰوِیْ اِلٰی رُكْنٍ شَدِیْدٍ﴾ وَ مَابَعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا فِیْ ثَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهٖ.))[1]

"اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کریم بن کریم بن کریم بن کریم یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن خلیل الرحمٰن ابراہیم علیہم السلام ہیں۔" پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میں جیل میں اتنا عرصہ ٹھہرتا، جتنا کہ یوسف علیہ السلام ٹھہرے تھے اور پھر میرے پاس بلانے والا آتا تو میں فوراً اس کی بات قبول کرتا، لیکن یوسف علیہ السلام نے کہا: تو لوٹ جا اپنے آقا کی طرف اور اس سے ان عورتوں کے بارے میں پوچھ، جنھوں نے اپنے ہاتھ

[1] مسند احمد، رقم: 8373، صحیح البخاری، رقم: 3375.

کاٹے تھے، بے شک میرا ربّ ان کے مکر کو جاننے والا ہے۔ آپ ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا: اللہ لوط علیہ السلام پر رحم کرے، انھوں نے اپنی قوم سے کہا: کاش کہ مجھ میں تمہارا مقابلہ کرنے کی قوت ہوتی یا میں کسی زبردست کا آسرا پکڑ پاتا۔ (ہود: 80) ان کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھی بھیجا، اس کو اس کی قوم کے انبوہ کثیر میں بھیجا۔''

سیدنا موسیٰ اور خضر علیہما السلام کا قصہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبْرَحُ حَتّٰۤی اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا ۝ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا ۝ فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا ٞ لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا ۝ ﴾ (الکهف: 60، 62)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب موسیٰ نے اپنے جوان (یوشع بن نون) سے کہا: میں تو چلتا ہی رہوں گا، حتیٰ کہ (مَجمَعُ البحرَین) 'دو دریاؤں کے سنگم' پر پہنچ جاؤں، یا میں مدت ہائے دراز گزاروں (چلتا رہوں)۔ پھر جب وہ دونوں ان دونوں (دریاؤں) کی آپس میں ملنے کی جگہ پر پہنچے، (تو) وہ اپنی مچھلی بھول گئے، سو اس نے دریا میں سرنگ نما ز اپنا راستہ بنا لیا۔ پھر جب وہ دونوں آگے گزر گئے تو اس (موسیٰ) نے اپنے جوان سے کہا کہ ہمیں ہمارا ناشتہ دے، بلاشبہ یقیناً اپنے اس سفر سے ہم تھکاوٹ سے دو چار ہوئے ہیں۔''

حدیث 18

((وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اِنَّ نَوْفًا الشَّامِیَّ يَزْعَمُ اَوْ يَقُوْلُ: لَيْسَ مُوْسٰی صَاحِبُ خَضِرٍ مُوْسٰی بَنِی

اِسْـرَائِيْـلَ ، قَالَ: كَذَبَ نَوْفٌ عَدُوُّ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِیْ اُبَیُّ بْنُ كَعْبٍ
رضی اللہ عنہ ، عَـنِ النَّبِیِّ ﷺ اِنَّ مُـوْسٰـی عَـلَيْـهِ السَّلَامُ قَـامَ فِیْ بَنِیْ
اِسْـرَئِيْـلَ خَـطِيْبًا فَقَالُوْا لَهٗ: مَنْ اَعْلَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: اَنَا ، فَاَوْحَی
الـلّٰـهُ تَبَـارَكَ وَ تَـعَـالٰـی اِلَيْهِ اِنَّ لِیْ عَبْدًا اَعْلَمَ مِنْكَ ، قَالَ: رَبِّ
فَـاَرِنِيْـهِ؟ قَالَ: قِيْلَ تَاْخُذْ حُوْتًا فَتَجْعَلُهٗ فِیْ مِكْتَلٍ فَحَيْثُمَا فَقَدْتَهٗ
فَهُـوَ ثَـمَّ ، قَـالَ: فَـاَخَـذَ حُـوْتًا فَجَعَلَهٗ فِیْ مِكْتَلٍ وَ جَعَلَ هُوَ وَ
صَـاحِبُـهٗ يَمْشِيَانِ عَلَی السَّاحِلِ حَتّٰی اَتَيَا الصَّخْرَةَ رَقَدَ مُوْسٰی
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ اضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِی الْمِكْتَلِ فَوَقَعَ فِی الْبَحْرِ ،
فَحَبَسَ اللّٰهُ جِرْيَةَ الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ الْمَاءُ فَاسْتَيْقَظَ مُوْسٰی فَقَالَ:
﴿لِفَتَاهُ آتِنَـا غَدَاءَ نَـا لَـقَدْ لَقِيْنَـا مِنْ سَفَرِنَـا هٰذَا نَصَبًا﴾ وَ لَمْ
يُصِبِ النَّصَبَ حَتّٰی جَاوَزَ الَّذِیْ اَمَرَهُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی فَقَالَ:
﴿اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَـا اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَ مَا اَنْسَانِيْهِ اِلَّا
الشَّيْطَانُ﴾ ﴿فَـارْتَـدَّا عَلٰٓی آثَارِهِمَا قَصَصًا﴾ فَـجَعَلَا يَقُصَّانِ
آثَارَهُمَا ﴿وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا﴾ قَالَ: اَمْسَكَ عَنْهُ جِرْيَةَ
الْـمَـاءِ فَـصَـارَ عَـلَيْـهِ مِثْـلُ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَ كَانَ
لِمُوْسٰی عَلَيْهِ عَجَبًا حَتّٰی انْتَهَيَا اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِذَا رَجُلٌ مُسَجًّی
عَـلَيْـهِ ثَـوْبٌ ، فَسَـلَّمَ مُوْسٰی علیہ السلام ، فَـقَـالَ: وَ اَنّٰـی بِاَرْضِكَ
السَّلَامُ ، قَـالَ: اَنَـا مُـوْسٰـی ، قَـالَ: مُوْسٰی بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ؟ قَالَ:
نَعَمْ ، ﴿اَتَّبِعُكَ عَلٰٓی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا﴾ قَالَ: يَا مُوْسٰی!
اِنِّـیْ عَـلٰی عِلْمٍ مِنَ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰی لَا تَعْلَمُهٗ ، وَ اَنْتَ عَلٰی
عِـلْـمٍ مِـنَ الـلّٰـهِ تَـعَـالٰـی عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ ، فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلٰی

السَّاحِلِ فَمَرَّتْ سَفِيْنَةٌ فَعَرَفُوْا الْخَضِرَ فَحُمِلَ بِغَيْرِ نَوْلٍ فَلَمْ يُعْجِبْهُ، وَ نَظَرَ فِي السَّفِيْنَةِ فَاَخَذَ الْقَدُوْمَ يُرِيْدُ اَنْ يَكْسِرَ مِنْهَا لَوْحًا، فَقَالَ: حُمِلْنَا بِغَيْرِ نَوْلٍ وَ تُرِيْدُ اَنْ تَخْرُقَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ﴿قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ قَالَ: اِنِّيْ نَسِيْتُ، وَ جَاءَ عُصْفُوْرٌ فَنَقَرَ فِي الْبَحْرِ قَالَ الْخَضِرُ: مَا يُنْقِصُ عِلْمِيْ وَ لَا عِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا كَمَا يُنْقِصُ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ مِنْ هٰذَا الْبَحْرِ ﴿فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُضَيِّفُوْهُمَا﴾ فَرَاٰى غُلَامًا فَاَخَذَ رَاْسَهُ فَانْتَزَعَهُ فَقَالَ: ﴿اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا، قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ قَالَ: سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: وَ هٰذِهِ اَشَدُّ مِنَ الْاُوْلٰى، قَالَ: فَانْطَلَقَا فَاِذَا جِدَارٌ يُرِيْدُ اَنْ يَنْقَضَّ فَاَقَامَهُ، اَرَانَا سُفْيَانُ بِيَدِهِ فَرَفَعَ يَدَهُ هٰكَذَا رَفْعًا فَوَضَعَ رَاحَتَيْهِ فَرَفَعَهُمَا لِبَطْنِ كَفَّيْهِ رَفْعًا فَقَالَ: ﴿لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَ بَيْنِكَ﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَانَتِ الْاُوْلٰى نِسْيَانًا، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى لَوْ كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ اَمْرِهِ .)) ❶

''اور سعید بن جبیر کہتے ہیں: میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: نوف شامی کا خیال ہے کہ جس موسیٰ کی خضر سے ملاقات ہوئی تھی، وہ بنی اسرائیل والے موسیٰ نہیں ہیں، انھوں نے کہا: اللہ کے دشمن نوف نے جھوٹ بولا ہے،

❶ مسند أحمد، رقم: 21431، صحيح البخاري، رقم: 122، 3278، 3401، صحيح مسلم، رقم: 2380.

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مجھے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک موسی علیہ السلام بنی اسرائیل میں خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے، لوگوں نے ان سے پوچھا: لوگوں میں سب سے زیادہ علم رکھنے والا کون ہے؟ انھوں نے کہا: میں ہوں، اُدھر سے اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کر دی کہ میرا ایک بندا تجھ سے زیادہ علم والا ہے، انھوں نے کہا: اے میرے ربّ! تو پھر وہ مجھے دکھاؤ، ان سے کہا گیا کہ تم ایک مچھلی پکڑو اور اس کو ایک ٹوکرے میں ڈالو، جہاں تم اس کو گم پاؤ گے، تو وہ وہاں ہو گا، پس انھوں نے مچھلی پکڑی اور اس کو ایک ٹوکرے میں رکھا اور انھوں نے اور ان کے ایک ساتھی نے ساحل کی طرف چلنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ وہ ایک چٹان کے پاس پہنچ گئے، موسی علیہ السلام وہاں سو گئے، مچھلی نے ٹوکرے میں حرکت کی اور سمندر میں کود گئی، اللہ تعالیٰ نے مچھلی کے داخل ہونے والی جگہ کا پانی روک لیا (اور یوں ایک غار سی نظر آنے لگی)، جب پانی مضطرب ہوا تو موسیٰ علیہ السلام بیدار ہو گئے (اور کہیں آگے جا کر اپنے نوجوان سے) کہا: ''لا ہمارا کھانا دے، ہمیں تو اپنے اس سفر سے تھکاوٹ اٹھانی پڑی۔'' موسی علیہ السلام نے اس مقام سے آگے گزر کر تھکاوٹ محسوس کی، جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا، آگے سے ''اس نوجوان نے جواب دیا کہ کیا آپ نے دیکھا بھی؟ جب کہ ہم چٹان پر ٹیک لگا کر آرام کر رہے تھے، وہیں میں مچھلی بھول گیا تھا، دراصل شیطان نے مجھے بھلا دیا۔'' ''چنانچہ وہیں سے وہ اپنے قدموں کے نشان ڈھونڈتے ہوئے واپس لوٹے۔'' پس انھوں نے اپنے قدموں کے نشانات کو ڈھونڈنا شروع کر دیا، ''اور اس مچھلی نے انوکھے طریقہ سے دریا میں اپنا راستہ بنا لیا۔'' اور وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے پانی کا چلاؤ روک لیا اور وہ جگہ طاق کی طرح نظر آنے لگی، یہ مچھلی کے لیے انوکھا اور موسیٰ علیہ السلام کے لیے عجیب کام تھا،

بہر حال وہ دونوں بالآخر اس چٹان تک پہنچ گئے، مطلوبہ مقام پر پہنچ کر انھوں نے دیکھا کہ ایک آدمی ہے، اس نے کپڑا ڈھانپا ہوا ہے، موسیٰ علیہ السلام نے اس کو سلام کہا، اس نے آگے سے کہا: تیری علاقے میں سلام کیسے آ گیا؟ انھوں نے کہا: میں موسی ہوں، خضر علیہ السلام نے کہا: بنو اسرائیل کا موسی؟ انھوں نے کہا: جی ہاں، ''میں آپ کی تابعداری کروں کہ آپ مجھے اس نیک علم کو سکھا دیں۔'' خضر علیہ السلام نے کہا: اے موسی! بیشک مجھے اللہ کی طرف سے ایسا علم دیا گیا ہے کہ تم اس کو نہیں جانتے اور تم کو اسی کی طرف سے ایسا علم دیا گیا ہے کہ میں اس کی معرفت نہیں رکھتا، پھر وہ دونوں ساحل پر چل پڑے (اور خضر علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام پر پابندی لگا دی کہ انھوں نے اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کرنا)، وہاں سے ایک کشتی گزری، انھوں نے خضر علیہ السلام کو پہچان لیے، اس لیے ان کو بغیر کسی اجرت کے سوار کر لیا گیا، لیکن اس چیز نے ان کو تعجب میں ڈالا، پھر خضر علیہ السلام نے کشتی کو دیکھا اور کلہاڑا لے کر اس کی ایک تختی کو توڑنا چاہا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ان لوگوں نے ہمیں اجرت کے بغیر سوار کر لیا اور اب تم اس کشتی کو توڑ کر سب سواروں کو غرق کرنا چاہتے ہو؟'' انھوں نے کہا: میں نے تو پہلے ہی تجھ سے کہہ دیا تھا کہ تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہ کر سکے گا۔'' موسیٰ علیہ السلام نے کہا: بیشک میں بھول گیا تھا، پھر ایک پرندہ آیا اور اس نے سمندر سے اپنی چونچ بھری، خضر علیہ السلام نے اس کو دیکھ کر کہا: اے موسی! میرے اور تیرے علم نے اللہ تعالیٰ کے علم میں اتنی کمی کی ہے، جتنی کہ اس پرندے نے اس سمندر میں کی ہے،'' پھر وہ دونوں چلے، یہاں تک کہ وہ دونوں ایک گاؤں والوں کے پاس آ کر ان سے کھانا طلب کیا، لیکن انھوں نے ان کی مہمان داری سے صاف انکار کر دیا۔'' نیز خضر علیہ السلام نے وہاں ایک لڑکا دیکھا اور اس کو پکڑ کر اس کا سر اکھاڑ دیا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا:

''کیا تو نے ایک پاک جان کو بغیر کسی جان کے عوض مار ڈالا، بیشک تو نے تو بڑی ناپسندیدہ حرکت کی، انھوں نے کہا: کیا میں نے تم کو نہیں کہا تھا کہ تم میرے ہمراہ رہ کر ہرگز صبر نہیں کر سکتے۔'' عمرو نے اپنی روایت میں کہا: یہ پہلے کام سے زیادہ سخت کام تھا، پھر وہ دونوں چل پڑے، جب خضر علیہ السلام نے دیوار کو گرتے ہوئے دیکھا تو انھوں نے اس کو سیدھا کر دیا، سفیان راوی نے اس کیفیت کو بیان کرتے ہوئے اپنے ہاتھ کو اس طرح بلند کیا، پھر اپنی ہتھیلیوں کو رکھا اور پھر ان کو ہتھیلیوں کی اندرونی سمت کی طرف سے بلند کیا، موسیٰ علیہ السلام نے کہا: ''اگر آپ چاہتے تو اس پر اجرت لے لیتے، اس نے کہا: بس یہ جدائی ہے میرے اور تیرے درمیان۔'' سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: پہلی بار تو موسیٰ علیہ السلام بھول گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے، کاش وہ صبر کرتے تا کہ وہ ہم پر اپنے مزید معاملات بیان کرتے۔''

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل کے ساتھ قصہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ رَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ﴾ (المائدة : 24)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ کہنے لگے: اے موسیٰ! ہم ہرگز اس زمین میں داخل نہیں ہوں گے جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں، چنانچہ تو اور تیرا رب جائے، پھر تم دونوں ان سے لڑو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں۔''

حدیث 19

((وَعَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: لَمَّا سَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِلٰى بَدْرٍ ، خَرَجَ فَاسْتَشَارَ النَّاسَ ، فَاَشَارَ عَلَيْهِ اَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ ، ثُمَّ

اسْتَشَارَهُمْ فَاَشَارَ عَلَيْهِ عُمَرُ رضی اللہ عنہ ، فَسَكَتَ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ: اِنَّمَا يُرِيْدُكُمْ فَقَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَاللّٰهِ لَانَكُوْنَ كَمَا قَالَتْ بَنُوْا اِسْرَئِيْلَ لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ : ﴿اذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ﴾ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَوْ ضَرَبْتَ اَكْبَادَ الْاِبِلِ حَتّٰى تَبْلُغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَكُنَّا مَعَكَ .)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف روانہ ہونے لگے تو باہر تشریف لائے اور لوگوں سے مشورہ کیا، سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک مشورہ دیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ طلب کیا، اس بار سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک رائے دی، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، اتنے میں ایک انصاری کھڑا ہوا اور اس نے کہا: انصاریو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم تم سے مخاطب ہیں، پس انھوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! ہم اس طرح نہیں ہوں گے، جیسا کہ بنو اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا: ''تو جا اور تیرا ربّ جائے اور تم دونوں جا کر لڑو، ہم تو یہیں بیٹھنے والے ہیں۔'' اللہ کی قسم ہے، اے اللہ کے رسول! اگر آپ اونٹوں کے جگروں پر مارتے ہوئے سفر کرتے جائیں، یہاں تک کہ برک الغماد تک پہنچ جائیں تو ہم آپ کے ساتھ ہی رہیں گے۔''

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل کے ساتھ دوسرا قصہ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ جٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا عَلٰى قَوْمٍ يَّعْكُفُوْنَ عَلٰٓى اَصْنَامٍ لَّهُمْ ۚ قَالُوْا يٰمُوْسَى اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ ؕ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ ﴾ (الاعراف: 138)

[1] مسند أحمد، رقم :12045، صحيح مسلم، رقم :2874.

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور (جب) ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار اتار دیا، تو ان کا ایسے لوگوں پر گزر ہوا جو اپنے بتوں کی عبادت میں لگے ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا: اے موسیٰ! تو ہمارے لیے ایک معبود بنا دے جس طرح کہ ان کے معبود ہیں۔ موسیٰ نے کہا: بے شک تم لوگ تو (نرے) جاہل ہو۔''

حدیث 20

((وَعَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ رضی اللہ عنہ ، اَنَّهُمْ خَرَجُوْا عَنْ مَكَّةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَی حُنَيْنٍ قَالَ: وَ كَانَ لِلْكُفَّارِ سِدْرَةٌ يَعْكِفُوْنَ عِنْدَهَا وَ يُعَلِّقُوْنَ بِهَا اَسْلِحَتَهُمْ ، يُقَالُ لَهَا: ذَاتُ اَنْوَاطٍ ، قَالَ: فَمَرَرْنَا بِسِدْرَةٍ خَضْرَاءَ عَظِيْمَةٍ ، قَالَ: فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : قُلْتُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهِ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوْسٰی: ﴿اجْعَلْ لَّنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ﴾ اِنَّهَا لَسُنَنٌ ، لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سُنَّةً سُنَّةً .))[1]

''اور حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی معیت میں مکہ مکرمہ سے حنین کی طرف نکلے، راستے میں کافروں کا بیری کا ایک درخت تھا، وہ اس کے مجاور بنتے اور اس کے ساتھ اپنا اسلحہ لٹکاتے تھے، اس کو ذات انواط کہا جاتا تھا، راوی کہتے ہیں: پس جب ہم ایک سرسبز اور بڑی بیری کے پاس سے گزرے تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے ایک ذات انواط بنا دو، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!

[1] مسند احمد، رقم :22242، سنن الترمذی، رقم :2180.

تم نے تو وہی بات کر دی ہے، جو موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے کہی تھی، انھوں نے کہا: ''تو ہمارے لیے بھی ایک معبود بنا دے، جیسے ان کے معبود ہیں، بیشک تم جاہل قوم ہو۔'' یہ بنی اسرائیل کے طریقے تھے، تم ایک ایک کر کے پہلے والے لوگوں کے سب طریقوں کو اختیار کر لو گے۔''

سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا ذکر

حدیث 21

((وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ وَ مَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيَّ وَ مَعَهُ الرَّجُلُ وَ الرَّجُلَيْنِ، وَ النَّبِيَّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، إِذْ رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيْمٌ، فَقُلْتُ: هٰذِهِ أُمَّتِيْ؟ فَقِيْلَ: هٰذَا مُوْسٰى وَ قَوْمُهُ، وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ، ثُمَّ قِيْلَ: انْظُرْ إِلٰى هٰذَا الْجَانِبِ الْآخَرِ، فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ، فَقِيْلَ: هٰذِهِ أُمَّتُكَ وَ مَعَهُمْ سَبْعُوْنَ أَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَ لَا عَذَابٍ۔ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَعَلَّهُمُ الَّذِيْنَ صَحِبُوْا النَّبِيَّ ﷺ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ: لَعَلَّهُمُ الَّذِيْنَ وُلِدُوْا فِي الْإِسْلَامِ وَ لَمْ يُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا قَطُّ، وَ ذَكَرُوْا أَشْيَاءَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَا هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ تَخُوْضُوْنَ فِيْهِ؟ فَأَخْبَرُوْهُ بِمَقَالَتِهِمْ، فَقَالَ: هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَكْتَوُوْنَ، وَلَا يَسْتَرْقُوْنَ، وَ لَا يَتَطَيَّرُوْنَ، وَ عَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ۔ فَقَامَ عُكَاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَشْعَرِيُّ رضی اللہ عنہ ، فَقَالَ: أَنَا مِنْهُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: أَنْتَ مِنْهُمْ۔ ثُمَّ قَامَ الْآخَرُ فَقَالَ: أَنَا

مِـنْهُـمْ يَـا رَسُـوْلَ الـلّٰـهِ! فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰـهِ ﷺ: سَبَـقَكَ بِهَا عُكَاشَةُ .)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر امتیں پیش کی گئیں، پس میں نے کسی نبی کے ساتھ ایک جماعت، کسی کے ساتھ ایک فرد، کسی کے ساتھ دو افراد اور کسی کے ساتھ کوئی آدمی نہیں دیکھا، اچانک مجھے ایک بڑا لشکر دکھایا گیا، میں نے کہا: یہ میری امت ہے؟ جواب دیا گیا: یہ موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے، اب آپ افق کی طرف دیکھیں، اُدھر ایک بڑا لشکر موجود تھا، پھر مجھ سے کہا گیا: اب آپ اس طرف دیکھیں، اُدھر بھی بڑا لشکر موجود تھا، پھر مجھے کہا گیا: یہ آپ کی امت ہے اور اس کے ساتھ ستر ہزار افراد ایسے ہیں، جو بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ صحابہ نے آپس میں گفتگو کرتے ہوئے کہا: ممکن ہے کہ یہ وہ لوگ ہوں، جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہے، کسی نے کہا: ایسے لگتا ہے کہ یہ وہ لوگ ہوں گے، جو اسلام میں پیدا ہوئے اور انھوں نے کبھی بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہیں کیا، دوسرے صحابہ نے مزید آراء کا ذکر بھی کیا، اتنے میں نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لے آئے اور فرمایا: تم کس چیز کے بارے میں غور و خوض کر رہے تھے؟'' انھوں نے آپ ﷺ کو اپنی باتوں کی خبر دی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل ہونے والے لوگ وہ ہیں جو نہ داغ لگواتے ہیں، نہ دم کرواتے ہیں، نہ برا شگون لیتے ہیں اور وہ صرف اپنے ربّ پر توکل کرتے ہیں۔ سیدنا عکاشہ بن محصن اشعری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا:

[1] مسند احمد، رقم: 2448، صحیح البخاری، رقم: 6541، صحیح مسلم، رقم: 220.

اے اللہ کے رسول! میں ان میں سے ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: تو ان میں سے ہے۔ پھر ایک دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں بھی ان میں سے ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عکاشہ تجھ سے سبقت لے گیا ہے۔''

سیدنا یوسف علیہ السلام کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ قَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِيْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ وَ اَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّ اٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّ قَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَ قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ۝﴾ (یوسف: 30، 31)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور شہر عورتیں کہنے لگیں کہ عزیز کی بیوی اپنے غلام کو اس کے جی سے پھسلاتی ہے، اس کے دل میں (یوسف کی) محبت گھر کر گئی ہے۔ بے شک ہم اسے کھلی گمراہی میں دیکھتی ہیں۔ چنانچہ جب اس (عورت) نے ان کی پر مکر باتیں سنیں تو اس نے ان کی طرف پیغام بھیجا اور ان کے لیے مسندیں تیار کیں، اور اس نے ان میں سے ہر ایک (عورت) کو ایک چھری دی اور (پھر یوسف سے) کہا: ان کے سامنے نکل آ۔ پھر جب انھوں نے اسے دیکھا تو انھوں نے اس (کی شان) کو بڑا خیال کیا اور اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور بولیں: (حَاشَ لِلّٰہ) ''اللہ کی پناہ'' یہ بشر نہیں، یہ تو نہایت معزز فرشتہ ہے۔''

حدیث 22

((وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اُعْطِيَ

يُوْسُفُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ شَطْرَ الْحُسْنِ .)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یوسف علیہ السلام کو نصف حسن دیا گیا۔''

سیدنا صالح علیہ السلام کا ذکر

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝۱۱ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝۱۲ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَ سُقْيٰهَا ۝۱۳ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۙ۬ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝۱۴ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝۱۵ ﴾

(الشمس: 11۔ 15)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے جھٹلا دیا۔ جب اس کا سب سے بڑا بدبخت اٹھا۔ تو ان سے اللہ کے رسول نے کہا اللہ کی اونٹنی اور اس کے پینے کی باری (کا خیال رکھو)۔ تو انھوں نے اسے جھٹلا دیا، پس اس (اونٹنی) کی کونچیں کاٹ دیں، تو ان کے رب نے انھیں ان کے گناہ کی وجہ سے پیس کر ہلاک کر دیا، پھر اس (بستی) کو برابر کر دیا۔ اور وہ اس (سزا) کے انجام سے نہیں ڈرتا۔''

حدیث 23

((وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: لَمَّا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحِجْرِ قَالَ: لَا تَسْأَلُوْا الْآيَاتِ وَ قَدْ سَأَلَهَا قَوْمُ صَالِحٍ فَكَانَتْ تَرِدُ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ ، وَ تَصْدُرُ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ ، فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَعَقَرُوْهَا ، فَكَانَتْ تَشْرَبُ مَاءَ هُمْ يَوْمًا وَ يَشْرَبُوْنَ لَبَنَهَا يَوْمًا فَعَقَرُوْهَا

[1] مسند احمد، رقم: 14096، صحیح مسلم، رقم: 162.

فَاَخَذَتْهُمْ صَيْحَةٌ، اَهْمَدَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ تَحْتِ اَدِيْمِ السَّمَاءِ مِنْهُمْ اِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا كَانَ فِيْ حَرَمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔ قِيْلَ: مَنْ هُوَ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: اَبُوْ رِغَالٍ فَلَمَّا خَرَجَ مِنَ الْحَرَمِ اَصَابَهُ مَا اَصَابَ قَوْمَهُ .)) [1]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (غزوۂ تبوک کے سفر کے دوران قومِ ثمود کے شہر) حجر کے پاس سے گزرے تو فرمایا: معجزات کی طرح کی نشانیوں کا مطالبہ نہ کیا کرو، صالح علیہ السلام کی قوم نے ان کے بارے میں سوال کیا تھا، (پس اونٹنی کی صورت میں ان کا یہ مطالبہ پورا کیا گیا)، وہ ایک راستے سے آتی تھی اور دوسرے راستے سے نکل جاتی تھی، لیکن انھوں نے سرکشی کی اور اس کی کونچیں کاٹ دیں، وہ ایک دن میں ان کا پانی پی جاتی تھی اور وہ ایک دن میں ان کا دودھ پیتے تھے، لیکن انھوں نے اس کی کونچیں کاٹ دیں، اس وجہ سے ایک چیخ ان پر چھا گئی اور اللہ تعالیٰ نے آسمانی کی نچلی سطح کے نیچے والے ان سب کو ہلاک کر دیا، صرف ایک آدمی بچا، وہ اللہ تعالیٰ کے حرم میں تھا۔'' کسی نے کہا: وہ آدمی کون تھا؟ اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ابورغال تھا، جب حرم سے نکلا تو وہ اسی مصیبت میں مبتلا ہو گیا، جس میں اس کی قوم مبتلا ہوئی تھی۔''

سیدنا ایوب علیہ السلام کے فضائل

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ

[1] مسند احمد، رقم: 14207، مسند البزار، رقم: 1844، مستدرك الحاكم: 320/2۔ شیخ شعیب نے اس کی سند کو ''قوی'' قرار دیا ہے۔

الرَّحِمِيْنَ ﴿٨٣﴾ (الانبیاء : 83)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور (یاد کریں) ایوب کو جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ بے شک مجھے تکلیف پہنچی ہے، اور تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔''

حدیث 24

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا خَرَّ عَلَيْهِ رِجْلُ جَرَادٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَجَعَلَ يَحْثِي فِي ثَوْبِهِ، فَنَادَاهُ رَبُّهُ: يَا أَيُّوبُ! أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى؟ قَالَ. بَلَى يَا رَبِّ! وَلَكِنْ لَا غِنَى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ.)) [1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایوب علیہ السلام ننگے غسل کر رہے تھے کہ سونے کی ٹڈیاں ان پر گرنے لگیں۔ وہ ان کو اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے۔ ان کے پروردگار نے ان کو پکارا کہ اے ایوب! جو کچھ تم دیکھ رہے ہو (سونے کی ٹڈیاں) کیا میں نے تمہیں اس سے بے پروا نہیں کر دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ صحیح ہے، اے رب العزت لیکن تیری برکت سے میں کس طرح بے پروا ہو سکتا ہوں۔''

سیدنا یونس علیہ السلام کا حج اور ان کی دعا

حدیث 25

((وَعَنْ سَعْدٍ قَالَ: مَرَرْتُ بِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ فِي الْمَسْجِدِ

[1] صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم: 3391، مسند أحمد: 314/2.

فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَمَلَا عَيْنَيْهِ مِنِّي ثُمَّ لَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَأَتَيْتُ
اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ: يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! هَلْ
حَدَثَ فِي الْإِسْلَامِ شَيْءٌ؟ مَرَّتَيْنِ، قَالَ: لَا، وَ مَا ذَاكَ؟ قَالَ:
قُلْتُ: لَا، اِلَّا اِنِّيْ مَرَرْتُ بِعُثْمَانَ آنِفًا فِي الْمَسْجِدِ فَسَلَّمْتُ
عَلَيْهِ فَمَلَا عَيْنَيْهِ مِنِّيْ ثُمَّ لَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ، قَالَ: فَاَرْسَلَ
عُمَرُ اِلٰى عُثْمَانَ فَدَعَاهُ فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ اَنْ لَّا تَكُوْنَ رَدَدْتَ عَلٰى
اَخِيْكَ السَّلَامَ؟ قَالَ عُثْمَانُ: مَا فَعَلْتُ، قَالَ سَعْدٌ: قُلْتُ: بَلٰى،
قَالَ: حَتّٰى حَلَفَ وَحَلَفْتُ، قَالَ: ثُمَّ اِنَّ عُثْمَانَ ذَكَرَ فَقَالَ: بَلٰى
وَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْهِ، اِنَّكَ مَرَرْتَ بِيْ آنِفًا وَ اَنَا اُحَدِّثُ
نَفْسِيْ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا وَ اللّٰهِ! مَا ذَكَرْتُهَا
قَطُّ اِلَّا تَغَشّٰى بَصَرِيْ وَ قَلْبِيْ غِشَاوَةٌ، قَالَ: قَالَ سَعْدٌ: فَاَنَا اُنَبِّئُكَ
بِهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ لَنَا اَوَّلَ دَعْوَةٍ ثُمَّ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ فَشَغَلَهُ
حَتّٰى قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاتَّبَعْتُهُ فَلَمَّا اَشْفَقْتُ اَنْ يَسْبِقَنِيْ اِلٰى
مَنْزِلِهِ ضَرَبْتُ بِقَدَمِي الْاَرْضَ فَالْتَفَتَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ:
مَنْ هٰذَا اَبُوْ اِسْحَاقَ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: فَمَهْ!
قَالَ: قُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ! اِلَّا اَنَّكَ ذَكَرْتَ لَنَا اَوَّلَ دَعْوَةٍ ثُمَّ جَاءَ هٰذَا
الْاَعْرَابِيُّ فَشَغَلَكَ، قَالَ: نَعَمْ، دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ اِذْ هُوَ فِيْ بَطْنِ
الْحُوْتِ ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ فَاِنَّهُ
لَمْ يَدْعُ بِهَا مُسْلِمٌ رَبَّهُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا اسْتَجَابَ لَهُ.)) [1]

---

[1] مسند أحمد، رقم: 1462، سنن ترمذی، رقم: 3505۔ شیخ شعیب نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

''اور سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں: میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، جبکہ وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، اور میں نے ان کو سلام کہا، لیکن انھوں نے آنکھ بھر کر مجھے دیکھا اور میرے سلام کا جواب نہیں دیا، پس میں امیر المؤمنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور کہا: اے امیر المؤمنین! کیا اسلام میں کوئی چیز نئی ظاہر ہوگئی ہے؟ دو دفعہ کہا، انھوں نے کہا: جی نہیں، بھلا بات کون سی ہے؟ میں نے کہا: جی کوئی بات نہیں، بس اتنا ضرور ہوا ہے کہ میں ابھی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، ان کو سلام کہا، انھوں نے آنکھ بھر کر مجھے دیکھا، لیکن میرے سلام کا کوئی جواب نہیں دیا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے کہا: کس چیز نے تم کو اپنے بھائی کے سلام کا جواب دینے سے روک دیا ہے؟ انھوں نے کہا: جی میں نے تو ایسا کوئی کام نہیں کیا، سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: کیوں نہیں، ایسے ہوا ہے، یہاں تک کہ انھوں نے بھی قسم اٹھا دی اور میں نے بھی قسم کھا لی، پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جی کیوں نہیں، اور میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں، ابھی تم میرے پاس سے گزرے تھے اور میں اپنے دل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی ایک حدیث یاد کر رہا تھا، نہیں، اللہ کی قسم، میں جب بھی اس حدیث کو یاد کرتا ہوں تو میری آنکھوں اور دل پر ایک پردہ چڑھ جاتا ہے، سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بھی تم کو ایک بات بتلاتا ہوں، ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات بتلانا چاہی کہ پہلی دعا، پھر ایک بدّو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مصروف کر دیا، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہو لیا، جب مجھے یہ شبہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کی طرف مجھ سے آگے نکل جائیں گے، تو میں نے اپنا پاؤں زمین پر مارا، پس رسول

اللہ ﷺ نے میری طرف توجہ کی اور ارشاد فرمایا: یہ کون ہے؟ ابو اسحاق ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا ہے؟ میں نے کہا: اللہ کی قسم! کوئی بات نہیں، بس آپ ﷺ نے ذکر کیا تھا کہ پہلی دعا، پھر یہ بدّو آ گیا اور اس نے آپ کو مصروف کر دیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جی ہاں، وہ مچھلی والے کی دعا ہے، جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے تو انھوں نے یہ دعا کی تھی: ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴾ (نہیں ہے کوئی معبودِ برحق، مگر تو ہی، تو پاک ہے، بے شک میں ظالموں میں سے ہوں)۔ جو مسلمان جس چیز کے لیے ان الفاظ کے ساتھ اپنے ربّ کو پکارے گا، اللہ تعالیٰ اس کی پکار قبول کرے گا۔‘‘

سیدنا یوشع بن نون علیہ السلام کی فضیلت کا بیان

حدیث 26

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الشَّمْسَ لَمْ تُحْبَسْ عَلٰی بَشَرٍ اِلَّا لِیُوْشَعَ بْنِ نُوْنٍ لَیَالِیَ سَارَ اِلٰی بَیْتِ الْمَقْدَسِ.)) [1]

’’اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورج کو کسی بشر کے لیے نہیں روکا گیا، ما سوائے یوشع بن نون علیہ السلام کے، یہ ان دنوں کی بات ہے، جب وہ بیت المقدس کی طرف جا رہے تھے۔‘‘

[1] مسند احمد، رقم: 8298۔ شیخ شعیب نے اسے ”صحیح علی شرط الشیخین“ قرار دیا ہے۔

سیدنا زکریا علیہ السلام کی فضیلت

حدیث 27

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كَانَ زَكَرِيَا عَلَيْهِ السَّلَامُ نَجَّارًا .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زکریا علیہ السلام بڑھئی تھے۔''

اللہ تعالیٰ کا یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ کلمات کا حکم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَ اٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۙ﴿۱۲﴾ وَّ حَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ زَكٰوةً ؕ وَ كَانَ تَقِيًّا ۙ﴿۱۳﴾ وَّ بَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ وَ لَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿۱۴﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَ يَوْمَ يَمُوْتُ وَ يَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿۱۵﴾ ﴾

(مریم: 12۔ 15)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے یحییٰ! کتاب کو قوت سے پکڑ، اور ہم نے اسے بچپن ہی میں حکم عطا کیا۔ اور اپنی طرف سے شفقت اور پاکیزگی (وحی)، اور وہ نہایت متقی تھا۔ اور اپنے والدین سے نیکی کرنے والا تھا ور وہ سرکش، نافرمان نہیں تھا۔ اور اس پر سلام ہے جس دن وہ پیدا ہوا، اور جس دن وہ مرے گا اور جس دن وہ دوبارہ زندہ (کرکے) اٹھایا جائے گا۔''

حدیث 28

((وَعَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ رضی اللہ عنہ ، اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ

---

[1] مسند احمد، رقم: 9246، صحیح مسلم، رقم: 2379.

عَزَّوَجَلَّ اَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ يَعْمَلَ بِهِنَّ، وَ
اَنْ يَاْمُرَ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يَعْمَلُوْا بِهِنَّ فَكَادَ اَنْ يُبْطِىءَ، فَقَالَ لَهُ
عِيْسٰى: اِنَّكَ قَدْ اُمِرْتَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ تَعْمَلَ بِهِنَّ وَ اَنْ تَاْمُرَ
بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يَعْمَلُوْا بِهِنَّ، فَاِمَّا اَنْ تُبَلِّغَهُنَّ وَ اِمَّا اُبَلِّغُهُنَّ؟
فَقَالَ لَهُ: يَا اَخِىْ! اِنِّىْ اَخْشٰى اِنْ سَبَقْتَنِىْ اَنْ اُعَذَّبَ اَوْ يُخْسَفَ
بِىْ، قَالَ: فَجَمَعَ يَحْيٰى بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ فِىْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ حَتّٰى
اِمْتَلَا الْمَسْجِدُ وَ قَعَدَ عَلَى الشُّرَفِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ
قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَمَرَنِىْ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اَنْ اَعْمَلَ بِهِنَّ
وَآمُرُكُمْ اَنْ تَعْمَلُوْا بِهِنَّ، اَوَّلُهُنَّ اَنْ تَعْبُدُوْا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ
شَيْئًا، فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ مَثَلُ رَجُلٍ اشْتَرٰى عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِهٖ
بِوَرَقٍ اَوْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَعْمَلُ وَ يُؤَدِّىْ عَمَلَهٗ اِلٰى غَيْرِ سَيِّدِهٖ
فَاَيُّكُمْ يَسُرُّهٗ اَنْ يَكُوْنَ عَبْدُهٗ كَذٰلِكَ؟ وَاِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّوَجَلَّ
خَلَقَكُمْ وَ رَزَقَكُمْ فَاعْبُدُوْهُ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا، وَ آمُرُكُمْ
بِالصَّلَاةِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَنْصِبُ وَجْهَهٗ بِوَجْهِ عَبْدِهٖ مَا لَمْ
يَلْتَفِتْ، فَاِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوْا، وَ آمُرُكُمْ بِالصِّيَامِ فَاِنَّ مَثَلَ
ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ مَعَهٗ صُرَّةٌ مِنْ مِسْكٍ فِىْ عِصَابَةٍ كُلُّهُمْ يَجِدُ
رِيْحَ الْمِسْكِ، وَ اِنَّ خَلُوْفَ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ
رِيْحِ الْمِسْكِ، وَ آمُرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ
اَسَرَهُ الْعَدُوُّ فَشَدُّوْا يَدَيْهِ اِلٰى عُنُقِهٖ وَ قَرَّبُوْهُ لِضَرْبُوْا عُنُقَهٗ،
فَقَالَ: هَلْ لَكُمْ اَنْ اَفْتَدِىَ نَفْسِىْ مِنْكُمْ؟ فَجَعَلَ يَفْتَدِىْ نَفْسَهٗ
مِنْهُمْ بِالْقَلِيْلِ وَالْكَثِيْرِ حَتّٰى فَكَّ نَفْسَهٗ، وَ آمُرُكُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ

كَثِيْرًا وَ اِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ طَلَبَهُ الْعَدُوُّ سِرَاعًا فِيْ اَثَرِهَا فَاَتٰى حِصْنًا حَصِيْنًا فَتَحَصَّنَ فِيْهِ، وَ اِنَّ الْعَبْدَ اَحْصَنُ مَا يَكُوْنُ مِنَ الشَّيْطَانِ اِذَا كَانَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔ قَالَ: وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ، اَللّٰهُ اَمَرَنِيْ بِهِنَّ، بِالْجَمَاعَةِ وَ السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ، وَ الْهِجْرَةِ، وَ الْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَاِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ اِلٰى اَنْ يَرْجِعَ، وَ مَنْ دَعَا بِدَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَاءِ جَهَنَّمَ، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ اِنْ صَامَ وَ صَلّٰى؟ قَالَ: وَ اِنْ صَامَ وَ صَلّٰى وَ زَعَمَ اَنَّهُ مُسْلِمٌ، فَادْعُوْا الْمُسْلِمِيْنَ بِمَا سَمَّاهُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ .)) [1]

''اور حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ کلمات کا حکم دیا کہ وہ خود ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دیں، انھوں نے لوگوں کو بتانے میں دیر کی، عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: آپ کو پانچ کلمات کے بارے میں حکم دیا گیا تھا کہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دیں، اب آپ ان کو بتلائیں یا میں بتلا دیتا ہوں، انھوں نے کہا: اے میرے بھائی! اگر آپ مجھ سے پہلے بتلا دیں تو مجھے یہ ڈر ہوگا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ مجھے عذاب دیا جائے یا مجھے دھنسا دیا جائے۔ پس یحییٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس میں جمع کیا، یہاں تک کہ مسجد بھر گئی، پھر وہ اونچی جگہ پر بیٹھے، پس

[1] مسند احمد، رقم: 17302، سنن ترمذی، رقم: 2863، 2864۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

انھوں نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور پھر کہا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ کلمات کا حکم دیا ہے کہ خود بھی ان پر عمل کروں اور تم کو بھی ان پر عمل کرنے کا حکم دوں، پہلا حکم یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ، پس بیشک مشرک کی مثال اس آدمی کی طرح ہے، جس نے اپنے خالص مال چاندی یا سونے کے عوض غلام خریدا، لیکن ہوا یوں کہ وہ غلام اپنے آقا کے علاوہ کسی اور کے لیے کام کرنے لگا، اب تم میں سے کس کو یہ بات خوش کرے گی کہ اس کا غلام اس قسم کا ہو، اللہ تعالیٰ نے تم کو پیدا کیا ہے اور تم کو رزق دیا ہے، پس تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، اور میں تم کو نماز کا حکم دیتا ہوں، پس بیشک اللہ تعالیٰ اپنا چہرہ بندے کے چہرے کی خاطر اس وقت تک متوجہ کیے رکھتے ہیں، جب تک وہ اِدھر اُدھر متوجہ نہ ہو، اس لیے جب نماز پڑھو تو اِدھر اُدھر متوجہ نہ ہوا کرو، اور میں تمہیں روزوں کا حکم دیتا ہوں، ان کی مثال اس آدمی کی طرح ہے، جس کے پاس کستوری کی تھیلی ہو اور سارے لوگ کستوری کی خوشبو محسوس کر رہے ہوں، روزے دار کے منہ کی بدلی ہوئی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے، اور میں تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیتا ہوں، اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے، جس کو اس کے دشمن نے قید کر کے اس کے ہاتھوں کو گردن کے ساتھ باندھ دیا ہو اور اس کی گردن کاٹنے کے لیے اس کو قریب کرے اور وہ آگے سے کہے: اگر میں اپنے نفس کے عوض اتنا فدیہ دے دوں تو کیا تم مجھے چھوڑ دو گے؟ پھر اس نے کم مقدار اور زیادہ مقدار فدیہ دینا شروع کر دیا، یہاں تک کہ اپنے آپ کو بچا لیا، اور میں تم کو کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کا حکم دیتا ہوں، اس کی مثال اس آدمی کی سی ہے، جس کا دشمن جلدی کرتے ہوئے اس کا تعاقب کر رہا ہو،

لیکن وہ مضبوط قلعے میں پہنچ کر قلعہ بند ہو گیا، اور بیشک بندہ شیطان سے سب سے زیادہ حفاظت میں اس وقت ہوتا ہے، جب وہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف ہوتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بھی تم کو پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کا حکم دیا ہے، (وہ پانچ چیزیں یہ ہیں:) جماعت، امیر کی بات سننا اور اطاعت کرنا، ہجرت کرنا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا، پس جو آدمی ایک بالشت کے بقدر جماعت سے نکل گیا، اس نے واپس پلٹنے تک اپنی گردن سے اسلام کا معاہدہ اتار پھینکا اور جس نے جاہلیت کی پکار پکاری، وہ جہنم کی جماعت میں سے ہوگا۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگرچہ وہ روزے بھی رکھے اور نماز بھی پڑھے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ وہ روزہ بھی رکھے اور نماز بھی پڑھے اور یہ گمان بھی کرے کہ وہ مسلمان ہے، پس مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے رکھے ہوئے نام سے پکارو، یعنی مسلمان، مؤمن، اللہ تعالیٰ کے بندے۔''

حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی فضیلت

حدیث 29

((وَعَنْ أَبِی سَعِيدٍ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا ابْنَیِ الْخَالَةِ: عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ يَحْيَى ابْنَ زَكَرِيَّا .)) [1]

''اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[1] مستدرك حاكم: 166/3ـ167، حلية الأولياء: 71/5، تاريخ بغداد: 207/4ـ امام حاکم نے کہا کہ یہ حدیث کئی وجوہ سے ''صحیح'' ہے اور مجھے تعجب ہے کہ بخاری و مسلم نے اسے تخریج نہیں کیا۔

حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما تمام جنتی جوانوں کے سردار ہیں، سوائے دو خالہ زاد بھائیوں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کے۔''

عیسیٰ بن مریم علیہما السلام قرب قیامت آسمانوں سے نازل ہوں گے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ ﴾ (النساء : 157، 158)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ان کے یہ کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم اللہ کے رسول کو قتل کیا، حالانکہ انھوں نے نہ انھیں قتل کیا اور نہ انھیں سولی پر چڑھایا بلکہ انھیں شبہے میں ڈال دیا گیا۔ اور بے شک جنھوں نے عیسیٰ کے بارے میں اختلاف کیا وہ ضرور ان کے متعلق شک میں ہیں۔ ان لوگوں کے پاس ان کے بارے میں کوئی علم نہیں سوائے گمان کی پیروی کے، اور انھوں نے یقیناً انھیں قتل نہیں کیا۔ بلکہ اللہ نے انھیں اپنی طرف اٹھا لیا، اور اللہ بڑا زبردست، بہت حکمت والا ہے۔''

حدیث 30

((وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ، فَيَقُوْلُ: اَمِيْرُهُمُ الْمَهْدِيُّ: تَعَالَ صَلِّ بِنَا ، فَيَقُوْلُ: لَا ، اِنَّ بَعْضَهُمْ اَمِيْرُ بَعْضٍ ، تَكْرِمَةُ اللّٰهِ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ .)) [1]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب

[1] صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم :395، السلسلة الصحيحة، رقم :2236.

عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) اتریں گے تو مسلمانوں کے امیر مہدی انھیں کہیں گے: آئیں اور نماز پڑھائیں۔ وہ کہیں گے: نہیں، تم ہی ایک دوسرے کے امام و امیر ہو، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کی عزت و تکریم ہے۔''

حدیث 31

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ ، اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اَلْاَنْبِیَاءُ اِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، اُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰی وَدِیْنُهُمْ وَاحِدٌ، وَاَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ لِاَنَّهُ لَمْ یَکُنْ بَیْنِی وَبَیْنَهُ نَبِیٌّ، وَاِنَّهُ نَازِلٌ فَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُ فَاعْرِفُوْهُ رَجُلًا مَرْبُوْعًا اِلَی الْحُمْرَةِ وَ الْبَیَاضِ عَلَیْهِ ثَوْبَانِ مُمَصَّرَانِ کَاَنَّ رَاْسَهُ یَقْطُرُ وَ اِنْ لَمْ یُصِبْهُ بَلَلٌ، فَیَدُقُّ الصَّلِیْبَ، وَ یَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ، وَ یَضَعُ الْجِزْیَةَ، وَ یَدْعُوْ النَّاسَ اِلَی الْاِسْلَامِ، فَیُهْلِكُ اللّٰهُ فِیْ زَمَنِهِ الْمِلَلَ کُلَّهَا اِلَّا الْاِسْلَامَ، وَ یُهْلِكُ اللّٰهُ فِیْ زَمَانِهِ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ، وَ تَقَعُ الْاَمَنَةُ عَلَی الْاَرْضِ حَتّٰی تَرْتَعَ الْاَسْوَدُ مَعَ الْاِبِلِ، وَ النِّمَارُ مَعَ الْبَقَرِ، وَ الذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ، وَ یَلْعَبَ الصِّبْیَانُ بِالْحَیَّاتِ لَا تَضُرُّهُمْ، فَیَمْکُثُ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ثُمَّ یُتَوَفّٰی وَ یُصَلِّی عَلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ (زَادَ فِیْ رِوَایَةٍ) وَ یُدَفِّنُوْنَهُ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انبیائے کرام علاتی بھائی ہیں، ان کی مائیں مختلف ہیں اور ان کا دین ایک ہے، میں دنیا و آخرت میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا سب سے زیادہ قریبی ہوں، میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے، بے شک وہ نازل ہونے والے ہیں، پس

[1] مسند احمد، رقم: 9259، سنن ابوداؤد، رقم: 4324۔ شیخ شعیب نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

ان کو پہچان لینا، وہ معتدل قد کے آدمی ہیں، ان کا رنگ سرخی سفیدی مائل ہے، ان پر ہلکی زردی کے دو کپڑے ہوں گے، ایسے محسوس ہو گا جیسے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہو، حالانکہ نمی (پانی) لگا نہیں ہو گا، (یعنی وہ انتہائی نظیف اور چمک دار رنگ کے نظر آ رہے ہوں گے)، پس وہ صلیب کو توڑیں گے، خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ ختم کر دیں گے اور لوگوں کو اسلام کی طرف دعوت دیں گے، پس اللہ تعالیٰ ان کے اُس عہد میں اسلام کے علاوہ تمام مذاہب کو ختم کر دے گا، اللہ تعالیٰ ان کے ہی زمانے میں مسیح دجال کو ہلاک کرے گا، زمین پر اتنا امن وامان واقع ہو گا کہ سانپ اونٹوں کے ساتھ، چیتے گائیوں کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ چریں گے، بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے اور وہ ان کو نقصان نہیں دیں گے، عیسیٰ علیہ السلام زمین میں چالیس سال قیام کریں گے، پھر وہ فوت ہو جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کر کے ان کو دفن کریں گے۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو سلام کہا ہے

حدیث 32

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ قَالَ: اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اِنْ طَالَ بِیْ عُمَرٌ اَنْ اَلْقٰی عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَاِنْ عَجِلَ لِیْ مَوْتٌ فَمَنْ لَقِیَهُ مِنْكُمْ فَلْیُقْرِئْهُ مِنِّی السَّلَامَ.)) [1]

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں امید کرتا ہوں، اگر میری عمر لمبی ہوئی تو میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام سے

[1] مسند احمد، رقم: 7957۔ شیخ شعیب نے اسے بخاری ومسلم کی شرط پر ”صحیح“ کہا ہے۔

ملاقات کر لوں گا اور اگر میری موت جلدی آ گئی تو تم میں سے جو آدمی ان کو ملے، ان کو میرا اسلام کہہ دے۔‘‘

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی حکمت وبصیرت کا واقعہ

حدیث 33

((وَعَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ ، فَقَالَ لَهُ: أَسَرَقْتَ؟ قَالَ: كَلَّا وَاللّٰهِ! الَّذِى لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ . فَقَالَ عِيسَى آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ عَيْنِى .))[1]

’’اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام نے ایک شخص کو چوری کرتے ہوئے دیکھا پھر اس سے دریافت فرمایا تو نے چوری کی ہے؟ اس نے کہا کہ ہرگز نہیں، اس ذات کی قسم جس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اللہ پر ایمان لایا اور میری آنکھوں کو دھوکا ہوا۔‘‘

سیدنا عیسیٰ، موسیٰ اور سیدنا ابراہیم علیہم السلام کے مزید شمائل

حدیث 34

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَأَيْتُ عِيْسٰى بْنَ مَرْيَمَ ، وَ مُوْسَى ، وَإِبْرَاهِيْمَ ، فَأَمَّا عِيْسٰى فَأَحْمَرُ جَعْدٌ عَرِيْضُ الصَّدْرِ ، وَ أَمَّا مُوْسٰى جَسِيْمٌ ، قَالُوْا لَهُ:

[1] صحيح البخاری ، كتاب أحاديث الانبياء ، رقم : 3444 ، صحيح مسلم ، كتاب الفضائل ، رقم :2368 .

فَإِبْرَاهِيمُ؟ قَالَ: أُنْظُرُوْا إِلَى صَاحِبِكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ.)) ❶

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے عیسیٰ علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا، عیسیٰ علیہ السلام کا رنگ سرخ اور بال گھنگریالے تھے اور وہ چوڑے سینے والے تھے، حضرت موسیٰ علیہ السلام دراز قد تھے۔ لوگوں نے کہا: اور ابراہیم علیہ السلام؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی ساتھی کو دیکھ لو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد آپ کا اپنا وجود تھا۔''

آخری نبی محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ ﴾ (انشراح : 4)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم نے تیرے لیے تیرا ذکر بلند کر دیا۔''

حدیث 35

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي: رَأَيْتُ مُوسَى وَإِذَا هُوَ رَجُلٌ ضَرْبٌ رَجِلٌ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ، وَرَأَيْتُ عِيسَى فَإِذَا هُوَ رَجُلٌ رَبْعَةٌ أَحْمَرُ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ، وَأَنَا أَشْبَهُ وَلَدِ إِبْرَاهِيمَ بِهِ ثُمَّ أُتِيتُ بِإِنَائَيْنِ فِي أَحَدِهِمَا لَبَنٌ وَفِي الْآخَرِ خَمْرٌ فَقَالَ: اشْرَبْ أَيَّهُمَا شِئْتَ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ، فَقِيلَ: أَخَذْتَ الْفِطْرَةَ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتُكَ.)) ❷

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

❶ مسند احمد، رقم: 2697، صحيح البخاري، رقم: 2438.

❷ صحيح بخاري، كتاب احاديث الانبياء، رقم: 3394.

ارشاد فرمایا: جس رات مجھے معراج ہوئی تو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ ایک دبلے پتلے، سیدھے بالوں والے آدمی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قبیلہ شنوءَ سے ہوں۔ اور میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا وہ ایسے تروتازہ اور پاک و صاف جیسے ابھی غسل خانے سے نکلے ہیں۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے ان کے ساتھ بہت ملتا جلتا ہوں۔ اس دوران میں میرے پاس دو برتن لائے گئے۔ ان میں سے ایک میں دودھ اور دوسرے میں شراب تھی۔ جبریل علیہ السلام نے کہا: آپ ان میں سے جسے چاہیں نوش کریں۔ میں دودھ کا پیالہ ہاتھ میں لیا اور اسے نوش کیا۔ تو مجھ سے کہا گیا: آپ نے فطرت کو اختیار کیا ہے۔ اگر آپ شراب پیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔''

حدیث 36

((وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ قَصْرٍ أُحْسِنَ بُنْيَانُهُ تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ، فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بِنْيَانِهِ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ لَا يَعِيْبُوْنَ سِوَاهَا . فَكُنْتُ أَنَا سَدَدْتُ .))[1]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اور دوسرے انبیاء کی مثال اس (بہترین) محل کی سی ہے جس کی عمارت بڑے اچھے طریقے پر بنائی گئی (مگر) اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی۔ دیکھنے والوں نے اس کے اردگرد چکر لگائے انھیں اس (محل) کی خوبصورت عمارت سے (بہت) تعجب ہوتا تھا سوائے اس اینٹ والی جگہ کے (جسے خالی

[1] صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، رقم: 3535، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب ذکر کونه ﷺ خاتم النبیین، رقم: 2286.

چھوڑ دیا گیا تھا) وہ کسی چیز میں عیب نہیں نکالتے تھے۔ میں وہ ہوں جس نے اس اینٹ والی جگہ کو بھر دیا (میرے ساتھ اس عمارت کی تعمیر کا خاتمہ ہوا اور میرے ساتھ ہی رسولوں کا سلسلہ ختم ہوا)۔''

حدیث 37

((وَعَنْهُ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ، وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ.)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں گا، اور سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی، اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی۔''

حدیث 38

((وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّ لِيْ أَسْمَاءً: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَاَنَا اَحْمَدُ، وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِي يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ، وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِي، وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ، الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ.)) [2]

''اور سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الفضائل، رقم :5940.

[2] صحیح بخاری، کتاب المناقب، رقم 3532، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، رقم:2354.

ہوئے سنا ہے کہ میرے (بہت سے) نام ہیں۔ میں احمد ہوں، محمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں، میرے ساتھ اللہ کفر کو مٹائے گا، اور میں حاشر (اکٹھا کرنے والا) ہوں، لوگ (قیامت کے دن) میرے قدموں پر اکٹھے ہوں گے، اور میں العاقب ہوں۔ جس کے بعد کوئی نبی (پیدا) نہ ہو۔"

حدیث 39

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ. قَالَ: اِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لَعَّانًا، وَإِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً.)) [1]

"اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مشرکوں کے لیے بددعا کریں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا بلکہ مجھے صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔"

حدیث 40

((وعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ: أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ فَلْيُصَلِّ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً

[1] صحيح مسلم، كتاب البر والصلة، باب النهى عن لعب الدواب وغيرها، رقم: 6613.

وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً .)) [1]

''اور سیدنا جابر عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں (ایسی) دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں۔ (دشمنوں پر) میری مدد ایک مہینے کی مسافت کے رعب سے کی گئی ہے، اور میرے لیے (ساری) زمین کو مسجد اور طہور ر(پاک اور پاک کرنے والی) بنایا گیا ہے پس میری امت میں سے جس آدمی کی نماز کا وقت ہو جائے وہ نماز پڑھ لے، اور میرے لیے (جہاد کی) غنیمتیں حلال کر دی گئی ہیں مجھ سے پہلے یہ کسی کے لیے حلال نہیں کی گئیں اور مجھے شفاعت بخشی گئی (میں اپنی امت کی شفاعت کروں گا)۔ اور (مجھ سے پہلے ہر) نبی اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہے۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] صحیح بخاری، کتاب التیمم، رقم: 335، صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب المساجد ومواضع الصلاة، رقم:521.

فہرستِ آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1: قرآن حکیم.

2: الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح البارى، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت.

3: الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، 1398هـ.

4: السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت 275هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة.

5: السنن لعبد الله محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت 273هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة.

6: المسند للإمام أحمد بن حنبل، المكتب الإسلامى، بيروت، 1398هـ.

7: السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض.

8: سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض.

9: صحيح الجامع الصغير للألبانى، طبعة المكتب الإسلامى.

10: صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت.

11: مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، 1402هـ.

12: مشكوٰة المصابيح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.